سوال

میں اپنی بیوی سے محبت کرتا ہوں لیکن وہ کہتی کہ مجھے آپ سے محبت نہیں ، اوروہ جماع بھی کرنا نہیں چاہتی ، ہم نے شادی کے ابتدائی ایام میں تومنہ کے ساتھ جنسی کام کیے ہیں ، لیکن اب وہ کہتی ہے کہ ایسا کرنا نجس اورگندا کام ہے ، اس لیے وہ جنسی کام سے مکمل طور پر اعراض کرنے لگی ہے ۔ ہم اس پر متفق ہوئے ہیں کہ میں اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے اس کے علاوہ کسی اور عورت سے شادی کرلوں ، لیکن میری تنخواہ اس کی اجازت نہیں دیتی مجھے اللہ تعالی کا خوف ہے کہ اگر میں نے اسے طلاق دے دی تواللہ تعالی مجھ سے ناراض ہوگا ۔ توکیا میرے لیے جائز ہے کہ میں ایسی عورت سے شادی کرلوں جو مالی طور پر میری مسؤلیت میں کچھ کم کرسکنے پر موافق ہوتا کہ میں اپنی دونوں بیوی پر خرچ کرسکوں ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے ، اوردورو وسلام ہوں اللہ کے رسول پر ، بعد ازاں :

آپ کو یہ علم ہونا ضروری ہے کہ آپ کے لیے یہ جائز نہیں کہ اپنی بیوی کو گندے اور نجس کام کرنے پر مجبور کرسکیں ، یا پھر کوئی ایسا کام کرنے پر مجبور کریں جس کی بنا پر گندگی پیٹ اورمنہ میں جائے یہ صحیح نہیں ۔

بلکہ آپ پر لازم اورضروری ہے کہ آپ طبعی طریقے پر اس سے مباشرت کریں ، اورآپ کی بیوی کو بھی یہ علم رکھنا چاہیے کہ اس کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ اپنے خاوند کے بستر کوچھوڑے جب وہ اسے مشروع اور صحیح کام کی دعوت دیتا ہے تو اسے اس کی بات تسلیم کرنی ضروری ہے کیونکہ یہ خاوند کا حق ہے کہ وہ بیوی سے اللہ تعالی کا مباح کردہ استمتاع اور نفع حاصل کرے ۔

بیوی کے لیے جائز نہیں کہ وہ بغیر کسی شرعی عذر کے اپنے خاوند سے علیحدہ رہے اوراسے اس کا حق نہ دے ، اس کے بارہ میں بہت سی احادیث وارد ہیں جن میں اس عورت کے لیے بہت ہی سخت قسم کی وعید بیان کی گئی ہے جو اپنے خاوند سے دور رہتی ہے جن میں سے ذیل میں ہم چند ایک کا ذکر کرتے ہیں :

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب کوئی شخص اپنی بیوی کواپنے بستر پر بلائے اور بیوی آنے سے انکار کردے اورخاوند اس پر ناراضگی کی حالت میں ہی رات بسر کردے تو اس عورت پر صبح ہونے تک فرشتے لعنت کرتے رہتے ہیں) صحیح بخاری بدء الخلق حدیث نمبر (2998) ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب عورت اپنے خاوند کا بستر چھوڑ کر رات بسر کرے تو اس کے واپس آنے تک فرشتے اس عورت پر لعنت کرتے رہتے ہیں) صحیح بخاری کتاب النکاح حدیث نمبر (4795) ۔

ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو شخص بھی اپنی بیوی کواپنے بستر پر بلائے اوراس کی بیوی آنے سے انکار کردے تو آسمان والا اس پر ناراض رہتا ہے حتی کہ اس کا خاوند اس سے راضی ہوجائے) صحیح مسلم کتاب النکاح حدیث نمبر (1736) ۔

طلق بن علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(جب خاوند اپنی بیوی کو اپنی حاجت پوری کرنے کے لیے بلائے تو اسے آنا چاہیے ، اگرچہ وہ تنور پر ہی کیوں نہ ہو) سنن ترمذی کتاب الرضاع حدیث نمبر (1080) علامہ البانی رحمہ اللہ تعالی نے صحیح سنن ترمذی (927) میں اسے صحیح قرار دیا ہے ۔

اور جب عورت اپنے خاوند کے ساتھ رات گزارنے اور اس کے بستر میں جانے سے رک جائے تو اس کا حق نفقہ اور تقسیم کا حق بھی ختم ہو جاتا ہے کیونکہ نفقہ تو استمتاع کے بدلے میں ہے ، اور ایسی عورت کو اپنے خاوند کی نافرمان کہا جائے گا ۔

البہوتی کا کہنا ہے :

نشوز یہ ہے کہ عورت اپنے خاوند کو اپنے استمتاع سے منع کر دے یا اس کی بات زچ ہو کر تسلیم کرے ، مثلا جب وہ اسے بلائے تو حیل و حجت سے کام لے ، یا پھر اس کی بات اس وقت تک تسلیم نہ کرے جب تک خاوند اسے مجبور نہیں کرتا ۔

دیکھیں شرح منتھی الارادات للبھوتی (55/3) ۔

اور جب بیوی نافرمانی کرنے لگے تو اس کا نفقہ ختم اس لیے کہ نفقہ تو اطاعت اور اپنے آپ کو خاوند کے سپرد کرنے کے عوض میں تھا ۔

اور نشوز یہ ہے کہ بیوی پر جو خاوند کے حقوق میں سے واجب ہیں وہ ان میں خاوند کی نافرمانی کرنے لگے تو اسے نشوز کہا جاتا ہے ، اللہ تعالی نے بھی خاوند کے لیے یہ بیان کیا ہے کہ اسے بیوی کی نافرمانی کی حالت میں کیا کرنا چاہیے اسی کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالی نے فرمایا :

اور جن عورتوں کی نافرمانی اور بددماغی کا تمہیں ڈر اور خدشہ ہو انہیں نصیحت کرو ، اور انہیں الگ بستروں پر چھوڑ دو ، اور انہیں مار کی سزا دو ، پھر اگر وہ تمہاری بات تسلیم کر لیں تو ان پر کوئی راستہ تلاش نہ کرو ، بے شک اللہ تعالی بڑی بلندی اور بڑائی والا ہے النساء (34) ۔

فقہاء رحمہم اللہ تعالی کا کہنا ہے کہ :

اگر نافرمانی کرنے والی بیوی وعظ و نصیحت اور اسے بستر میں علیحدگی یعنی جب تک وہ اپنی نافرمانی پر قائم ہے اس سے اللہ تعالی کے فرمان پر عمل کرتے ہوئے اور انہیں الگ بستروں میں چھوڑ دو مضاجعت اور تین دن تک کلام نہ کرنے کے باوجود وہ اپنی نافرمانی پر مصر ہے تو اسے مار کی سزا دی جائے گی لیکن مار میں سختی نہیں ہونی چاہیے ۔

اور خاوند کے لیے اس حالت میں اسے طلاق دینا جائز ہے ، المرداوی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

بیوی کے برے اخلاق اور اس کی سوء معاشرت وغیرہ کے سبب سے ضرورت کے وقت طلاق دینا مباح ہے ، اور اسی طرح اس سے تنگی ہونے اور غرض پوری نہ ہونے کے وقت ، ان کا کہنا ہے کہ اس حالت میں بغیر کسی اختلاف کے طلاق مباح ہے ۔ دیکھیں الانصاف (430/8) ۔

اور اگر وہ آپ سے نفرت کرنے لگی اور آپ سے کراہت کرنے لگی ہے جس کا آپ حل نہیں نکال سکتے تو اس وقت طلاق دینا مستحب ہے ، اس لیے کہ اس حالت میں نکاح باقی رکھنے سے بیوی کو نقصان ہے ، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(نہ تو کسی کو نقصان دو اور نہ ہی خود نقصان اٹھاؤ) اھ ۔ دیکھیں الملخص الفقھی (305/2) ۔

اور ایسی حالت میں طلاق دینے میں کوئی گناہ نہیں ، اور آپ کی مالی مشکلات کے بارہ میں گزارش یہ ہے کہ آپ کے لیے جائز ہے کہ آپ ایسی عورت سے شادی کر لیں جو اپنا خرچہ خود

برداشت کر سکتی ہو یا پھر آپ کی کچھ مالی مسؤلیت سے ہی گزارے کرنے پر راضی ہو جائے ۔

اوراسی طرح یہ بھی جائز ہے کہ آپ اپنی پہلی بیوی سے کچھ معاملات پر صلح کرلیں اور بیوی کےلیے بھی جائز ہے کہ وہ اپنے کچھ حقوق خاوند کوچھوڑ دے جس میں نفقہ اور تقسیم وغیرہ شامل ہوں تاکہ وہ اسے طلاق نہ دے اوراپنے پاس ہی رکھے ۔

اس لیے کہ اللہ تبارک وتعالی کا فرمان ہے :

اوراگر عورت اپنے خاوند کی نافرمانی سے ڈرے یا پھر اسے اس کے اعراض کا ڈر ہو توان دونوں پر کوئی حرج نہیں کہ وہ صلح کرلیں اور صلح کرنا ہی بہتر ہے ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کا فرمان ہے کہ :

یہ اس طرح ہے کہ عورت کسی شخص کے پاس ہو اوراس کا خاوند اسے طلاق دینا چاہے وہ بیوی اسے کہے کہ مجھے اپنے پاس ہی رکھو اور طلاق نہ دو مجھ پر نفقہ اور تقسیم میں تجھے آزادی ہے ۔

دیکھیں الملخص الفقھی (296/2) ۔

اوراس لیے بھی کہ نفقہ بیوی کا حق ہے توجب بھی خاوند اور بیوی آپس میں صلح کرلیں اور بیوی اپنے اس پورے حق یا پھر اس میں کچھ حصہ کوچھوڑ دے یہ اس کےلیے جائز ہے ، تو اس بنا پر جب وہ عورت جس سے شادی کرنا چاہے وہ اپنے نفقہ کے حق کوچھوڑ دے وہ اس کےلیے جائز ہے ۔

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد

12509